

## 153801-ایک لڑکی اسلام قبول کرنا چاہتی ہے لیکن وہ اپنے اہل خانہ سے خوف زدہ ہے۔

سوال

ایک لڑکی غیر سماوی دین پر ہے، وہ اسلام سے مکمل طور پر مطمئن ہو چکی ہے؛ لیکن اسے اپنے والدے سے بہت ڈر لگتا ہے؛ کیونکہ اس کا والد اس کے مسلمان بھائی کو خوب زدہ کوب کرتا ہے، اور اگر وہ اسلام قبول کر جبی لے تو اپنا اسلام مختصر رکھنے پر مجبور ہو گی اور جواب بھی نہیں لے سکے گی؛ کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو لوگوں کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، نیز اسلام قبول کرنے پر وہ اپنے علاقے کے کسی بھی شخص سے شادی بھی نہیں کر سکے گی کیونکہ آس پاس کے سب لوگ غیر مسلم ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے علاقے سے باہر کسی کے ساتھ بھی شادی کرنے کی قطعی اجازت نہیں دیتے۔

تو اس معاملے میں آپ کی جانب سے کیا نصیحت ہے؟

پسندیدہ جواب

اس لڑکی کو جلد از جلد اسلام قبول کرنے کی تلقین کرنی چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کسی بھی دین کو قبول نہیں فرمائے گا، کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ اگلے لمحے میں کیا ہونے والا ہے، اور کفر کی حالت میں موت آنا انسان کیلئے دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے، بلکہ زندگی کا ایک لمحہ بھی کفر پر انسان رہے تو یہ سنگین قسم کا نقصان، رحمت سے دوری اور محرومی ہے، ہم اس لڑکی کو دین اسلام مکمل سمجھنے پر مبارکباد دیتے ہیں، اب انہیں چاہیے کہ جلد از جلد لاہ اللہ الہ محمد رسول اللہ پڑھ لے، درمیان میں آنے والی رکاوٹوں اور بد گمانیوں کی جانب توجہ نہ کرے۔

کیونکہ یہ دین استطاعت اور طاقت سے بڑھ کر اپنے ماننے والوں کو حکم نہیں دیتا، فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(لَا يَكُفِّرُ اللَّهُ تَقْضِي إِلَّا وُسْعَنَا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ [ابقرۃ: 286]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(وَنَا جَعَلْنَا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تم پر دینی امور میں حرج نہیں رکھا۔ [انج: 78]

ایک اور جملہ پر فرمایا:  
(بِرِيَدُ اللَّهُ بِحُكْمِ الْيُسْرَى وَلَا يَرِيدُ بِحُكْمِ الْعُسْرَى)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تھمارے بارے میں آسانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ تمہارے بارے میں سختی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ [ابقرۃ: 185]

اس لئے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کر لے اور اسے اپنے گھر والوں کی طرف سے اذیت رسانی کا خدشہ ہو تو اپنے دین اسلام چھپا کر کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے راستہ بنادے، اور ایسی صورت میں اس کیلئے جا ب نہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح وہ تمام امور چھوڑنا بھی جائز ہیں جنہیں ادا کرنا ممکن نہیں ہے، تاہم نمازیں چھپ کر پڑھے، اور کسی بھی حالت میں نماز مت چھوڑے، اگر خفیہ طور پر روزے رکھے، اور اگر اس کا راز افشا ہونے کا خدشہ ہو تو روزہ توڑے، اور سال کے اندر اندر اس روزے کی قضاۓ۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جلد ہی راستہ بنادے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور نہ ہی اپنے دوسروں کو تباہ چھوڑتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَمَنْجُونُكُمْ بِالَّذِينَ مَنْ دُونَهُ)

ترجمہ: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اور وہ سے ڈراستے ہیں۔ [آلہ زمر: 36]

اور جہاں تک معاملہ شادی کا ہے تو کسی غیر مسلم سے شادی مت کرے، اس کیلئے موقع محل کی مناسبت سے کوئی بھی بنا نہ بنا سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے راستہ بننے کی امید رکھے، عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھروں کو ہی بدایت دے دے، یا کوئی مسلمان اسے مل جائے اور وہ اس کے ساتھ شادی کر کے اپنے علاقے سے کہیں دور چل جائے، یا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جو بھی راستہ بنائے اسے اپنائے۔

بہر حال کچھ بھی ہو جائے اس لڑکی کیلئے کفر پر باقی رہنا جائز نہیں ہے، اور کسی بھی عذر کی بنا پر اسلام قبول کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے، چنانچہ وہ لڑکی فوری طور پر اسلام قبول کرے اور جس قدر ممکن ہو سکے پوری کوشش کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دین کو دنیا پر ترجیح دے، اور یہ بات ذہن نشین کر لے کہ وہ کوئی پہلی خاتون نہیں ہے جسے دین کی وجہ سے اور اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرنے کیلئے تکالیف برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، اس کੁਝن راستے کے راہیں پہلے بھی بہت گزر چکے ہیں۔

آنمازِ اسلام سے ہی بہت سی نیک خواتین را حق کی راہی بنتی چلی آرہی ہیں، بہت سی خواتین نے اپنا مال، جاہ و جلال، خامدان اور بسا اوقات اپنی جان تک اس راہ میں نشان اور قربان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصحاب الاخود کا واقعہ بیان فرمایا انہوں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور اپنی جانوں کو راہِ الہی میں قربان کر دیا۔

اسی طرح فرعون کے جادوگروں کا قصہ بھی ذکر فرمایا، ان جادوگروں کی آنکھوں میں دنیا کی لذتیں اور منصب سب کچھ یقین ہو چکے تھے، انہوں نے جنت اور مفترضت کو دنیا اور اس کے مال و متاع پر ترجیح دی، چنانچہ صحیح توکا فروغ اور جرحتے لیکن شام ڈھلنے سے پہلے مستحبی اور نیکوکار بن چکے تھے، انہوں نے فرعون کو للاکارتے ہوئے کہا تھا:

(إِنْ نُؤْشِرُكَ عَلَىٰ نَا جَاءَنَا مِنْ أَنْيَنَاتِ وَالَّذِي فَظَرَّنَا فَأَنْقَضَنَا أَنْتَ قَاضٌ إِنَّمَا تَقْضِي بِمِنْهُ الْحِيَاةُ الْأُنْجَىٰ) [72] [إِنَّمَا مَنَّا بِرِبِّنَا لِيُنْفِرَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَنْكَرْنَا عَلَيْنَا مِنْ السَّخْرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَنْبِئُ) [73] [إِنَّمَا مَنَّ يَأْتِ رَبَّهُ

مُبْرِئًا فَإِنَّمَا يَحْمِلُ لَمَيُؤْتَ فِيهَا وَلَا يَمْحِي) [74] [وَمَنْ يَأْتِي مُؤْمِنًا قَدْ أَعْمَلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الْأَرْجَاثُ الْعَلِيُّ) [75] [جَنَاحُ عَذَابٍ تَجْرِي مِنْ مُتَحَبِّبِي الْأَنْهَارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَذُلْكَ جَنَاءُ مَنْ تَرَكَ)

ترجمہ: جادوگر کہنے لگے: "جس ذات نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ہمارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں ان پر ہم تجھے بھی ترجیح نہیں دے سکتے۔ لہذا جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر لے۔ تو توہس اس دنیا کی زندگی کا ہی خاتمه کر سکتا ہے" [72] بلاشبہ ہم اپنے پروردگار ایمان لاصکے ہیں تاکہ وہ ہماری خطاہ میں معاف کر دے اور وہ جادو بھی معاف کر دے جس پر تو نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ اور اللہ ہی بہتر اور سدا باتی رہنے والا ہے" [73] بات یہ ہے کہ جو شخص مجرم بن کر اپنے پروردگار کے پاس آئے گا اس کے لئے جنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جنے گا۔

[74] اور جو مومن بن کر آئے اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں تو ایسے ہی لوگوں کے لئے بند درجات ہیں۔ [75] (اور) سدا بار باغات جن میں نہیں بہرہ ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس شخص کے لئے جزا ہے جو (گناہوں سے) پاک رہا۔ [ط: 72-76]

یا اللہ! اس نوجوان لڑکی کو بدایت نصیب فرماء، اور اس کی پیشانی پکڑ کر اسے اپنی جانب متوجہ فرماء، اس کی خصوصی حفاظت فرماء، اس کا خصوصی خیال فرماء، اسے اور اس کے جھانی کو ظالموں سے نجات نصیب فرماء۔

واللہ اعلم۔